السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا طاقت ور شخص کےلیے یہ ممکن ہے کہ وہ رمی جمار کےلیے ایام تشریق کے دوسرے دن کسی اور شخص کو اپنا وکیل مقرر کردے کیونکہ گھریلو حالات کی وجہ سے میرا آج ریاض واپس جانا ضروری ہے یا اس کی وجہ سے مجھ پر دم لازم ہوگا؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

کسی شخص کےلیے یہ جائز نہیں کہ وہ کسی کو اپنا نائب بنائے اور رمی کی تکمیل سے قبل خود سفر کرے بلکہ واجب یہ ہے کہ اگر اسے قدرت ہے تو خود رمی کرے اور اگر خود عاجز ہو تو انتظار کرے، کسی کو اپنا نائب مقرر کرے اور اس وقت تک سفر نہ کرے جب تک اس کا وکیل رمی جمار سے فارغ نہ ہو جائے، پھر یہ موکل طواف وداع کرے اور پھر اس کے بعد وہ سفر کرسکتا ہے۔

اگر کوئی شخص خود صحیح سالم ہو تو اس کے لیے کسی کو وکیل بنانا جائز نہیں بلکہ اس پر واجب ہے کہ وہ خود رمی کرے کیونکہ اس نے جب حج کا احرام باندھا ہے تو اس پر واجب ہے کہ اس کی تکمیل بھی کرے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَأَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلَّهِ ... سورة البقرة ١٩٦

"اور اللہ (کی خوشنودی) کےلیے حج اور عمرے کو پورا کرو۔"

اسی طرح عمرہ کےلیے بھی یہی حکم ہے جیسا کہ اس آیت کریمہ میں مذکور ہے کہ جب ایک دفعہ شروع کردیا جائے تو پھر واجب ہے کہ اسے پایہ تکمیل تک پہنچایا جائے۔ صحیح قول کے مطابق اس شخص کےلیے بعض اعمال حج میں وکالت جائز نہیں جو انہیں سرانجام دینے پر قادر ہو اور اگر کوئی شخص رمی سے قبل سفر کرجائے تو اس کےلیے جانور ذبح کرکے فقراء مکہ کو کھلانا واجب ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

محدث فتوی

فتوی کمیٹی